72880-حرام وحلال اشیاء کے کیفے کی کمائی کھانے کا حکم

سوال

کیفے کی آمدنی سے آنے والے مال کا حکم کیا ہے، میں یہاں چند ایک امور کی وضاحت کرتا ہوں :

1- ڈس کا استعمال کیا جاتا ہے، اور یہاں فحش گانے اور فٹ بال میچ ہی دیکھے جاتے ہیں.

2- شطرنج کھیلی جاتی ہے، اور گاہک اس طرح آپس میں کھیلتے ہیں کہ ہارنے والا کھانے پینے کے اخراجات ادا کریگا، یا پھر جیتنے والے کو رقم دے گا، اور اس میں کیفے کا بھی حصہ ہوگا.

3- بہت زیادہ حقہ نوش کیا جاتا ہے.

4- نوجوان آکر صرف اس لیے بیٹھتے ہیں کہ آنے جانے والی عورتوں کو دیکھیں، جن میں اکثر بے پردہ ہوتی ہیں.

5- کیفے میں بیٹھے افراد ایک دوسرے کو بہت ہی گندہ مذاق اور گرے ہوئے بازاری الفاظ استعمال کرتے ہیں.

اب سوال یہ ہے کہ : کیا اس کیفے کی آمدنی حلال اور حرام مال سے مختلط ہوگی ؟

اور کیا میں اس مال کو کھا سکتا ہوں، میں کوئی کام نہیں کرتا، یہ علم میں رہے کہ یہ کیفے میرے والد صاحب کی ملکیت ہے، اور وہی اسے چلاتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مذکورہ طریقہ سے ڈش اور کیبل کا استعمال کرنا، اور حقہ نوشی کرنا، اور جوا کھیلنا اور قمار بازی، اور ایک دوسرے کو گندے الفاظ بولنا، اور بے پردعورتیں دیکھنا، یہ سب کچھ حرام اشیاء میں شامل ہوتا ہے، اور اس کا گناہ ہر اس شخص پر ہے جو اس کا خود مرتکب ہو، یا پھر اس میں تعاون کرتا ہو، یا اسے دیکھ کر اس سے منع نہ کرے اور انہیں ایسا کرنے دے.

اور بلاشک وشبہ ان حرام اشیاء کا ارتکاب کرنے کے لیے کیفے کھونا حرام ہے، اور ان اعمال کی بنا پر، یا ایسا کرنے کی

اجازت دینے سے اس کیفے کی جو آمدنی ہوگی وہ بھی حرام ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان

ہے :

{اور تم نیکی وبھلائی کے کاموں میں
ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور گناہ وبرائی اور ظلم وزیادتی میں ایک دوسرے
کا تعاون نہ کرو اور اللہ تعالی سے ڈر کر تقوی اختیار کرو یقینا اللہ تعالی سخت سزا
دینے والا ہے} المائدۃ (2).

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ
وتعالی کا فرمان ہے :

{اور اللہ تعالی اپنی کتاب میں تم
پر اپنا یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیات کے
ساتھ کفر کرتے ہوئے یا اس کا مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ
بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت
انہی جیسے ہو، یقینا اللہ تعالی سب منافقوں اور تمام کافروں کو جہنم میں جمع کرنے
والا ہے} النساء (140).

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قولہ تعالی :

{تو تم اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ
بیٹھو جب تک وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں}.

یعنی کفر کے علاوہ دوسری باتیں.

{یقینا تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو
} :

تو اس سے یہ علم ہوا کہ گناہ ومعاصی
کے مرتکب افراد سے جب برائی ظاہر اور واضح ہو رہی ہو تو پھر ان سے اجتناب کرنا واجب

ہے، کیونکہ جو ان سے اجتناب نہیں کریگا تو وہ ان کے اس فعل پر راضی ہے، اور کفر پر
راضی ہونا بھی کفر ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{یقینا تم اس وقت انہی جیسے ہو}.

تو جو شخص بھی ان کے ساتھ معصیت اور
گناہ کی مجلس میں بیٹھے اور وہ اس برائی سے انہیں منع نہ کرے تو گناہ میں وہ بھی ان
کے ساتھ برابر کا شریک ہے.

جب وہ معصیت کا ارتکاب کریں، اور
معصیت و نافرمانی کی بات کریں تو انہیں اس سے منع کرنا واجب ہے، اور اگر وہ انہیں
منع کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو پھر وہ وہاں سے اٹھ جائے تا کہ وہ بھی اس آیت کے
تحت انہی لوگوں میں شامل نہ ہو جائے" انتہی.

اور حدیث میں رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اور یقینا جب اللہ سبحانہ وتعالی
کوئی چیز کھانا حرام کرتے ہیں تو اس کی قیمت بھی حرام کرتے ہیں"

مسند احمد اور سنن ابو داود حدیث
نمبر (3026) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (5107) میں
اسے صحیح قرار دیا ہے.

شطرنج اور لڈو وغیرہ کھیلنے کی حرمت
کے متعلق آپ سوال نمبر (14095)
اور (22305) کے جواب میں دیکھیں.

اور یہ کھیل ہارنے والے کا جیتنے
والے کو رقم دینا، یا ہارنے والے شخص کا کھانے پینے کے بل کی ادائیگی کرنا قمار
بازی اور جوا میں شامل ہوتی ہے، اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (
20962) کے جواب کا مطالعہ کریں.

دوم :

اگر آپ کے والد کی کمائی کا کوئی اور
بھی ذریعہ ہو، یا پھر اس کیفے میں وہ اشیاء بھی ہوں جنہیں فروخت کرنا مباح و جائز ہے، مثلا چائے، قہوہ وغیرہ تو آپ کے والد کی کمائی کا مال مخلوط ہے جس میں حلال اور حرام دونوں ہی ملے ہوئے ہیں، جب آپ ضرورتمند ہوں تو اس مال کو کھانے اور استعمال کرنے میں آپ کے لیے کوئی حرج نہیں، لیکن ورع و تقوی یہی ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے.

حاشیۃ الدسوقی میں لکھا ہے :

"آپ کے علم میں رہے کہ جس کے مال کا
اکثر حصہ حلال ہو اور اس میں کم مقدار حرام کی ہو تو معتبر یہی ہے کہ اس کے ساتھ لین دین کرنا اور قرض لینا اور اس کے مال سے کھانا جائز ہے ...

لیکن جس شخص کا زیادہ مال حرام ہو
اور اس میں حلال مال کی مقدار کم ہو تو پھر اس میں معتبر یہی ہے کہ اس کے ساتھ لین دین کرنا، اور اس کے مال سے کھانا اور قرض کے معاملات کرنا مکروہ ہیں.

اور جس شخص کا سارا مال ہی حرام ہو،
اور وہ اس حرام میں مستغرق ہو تو ایسے شخص سے لین دین اور معاملات نہیں کیے جائینگے، اور اس کے ساتھ مالی تصرف وغیرہ کرنے سے باز رہا جائیگا" انتہی.

دیکھیں : حاشیۃ الدسوقی (277/3).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

"اگر والد کی کمائی حرام ہو تو اسے
وعظ و نصیحت کرنی واجب ہے، یا تو آپ خود اسے نصیحت کریں، اگر آپ خود ایسا کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں، یا پھر اہل علم میں سے کسی عالم دین سے تعاون حاصل کریں جو اسے نصیحت کرے، یا اس کے کسی دوست و احباب سے تعاون لیں ہو سکتا ہے وہ اسے کچھ سمجھا کر اسے اس حرام کمائی سے باز رہنے اور ترک کرنے پر راضی کر سکیں.

اوراگرایسا نہ ہوسکے توپھر آپ کے
لیے بقدرضرورت اس کے مال سے کھانا جائزہے، اوراس حالت میں آپ پر کوئی گناہ نہیں
ہوگا، لیکن آپ کواس حالت میں بھی اپنی ضرورت سے زیادہ مال نہیں لینا چاہیے، تاکہ
حرام کمائی والے شخص کے مال سے کھانے کے جوازکا شبہ پیدانہ ہو" انتہی.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ(452/3).

مزید معلومات کے حصول کے لیے آپ سوال
نمبر(45018)اورسوال نمبر(
21701)کے جواب کامطالعہ ضرور
کریں.

اللہ تعالی سے ہماری دعاہے کہ وہ آپ
کے والدکوہدایت نصیب فرمائے، اوراس کی حالت کی اصلاح کرے، اورآپ کورزق حلال
نصیب فرماکراس میں برکت عطاکرے.

واللہ اعلم.